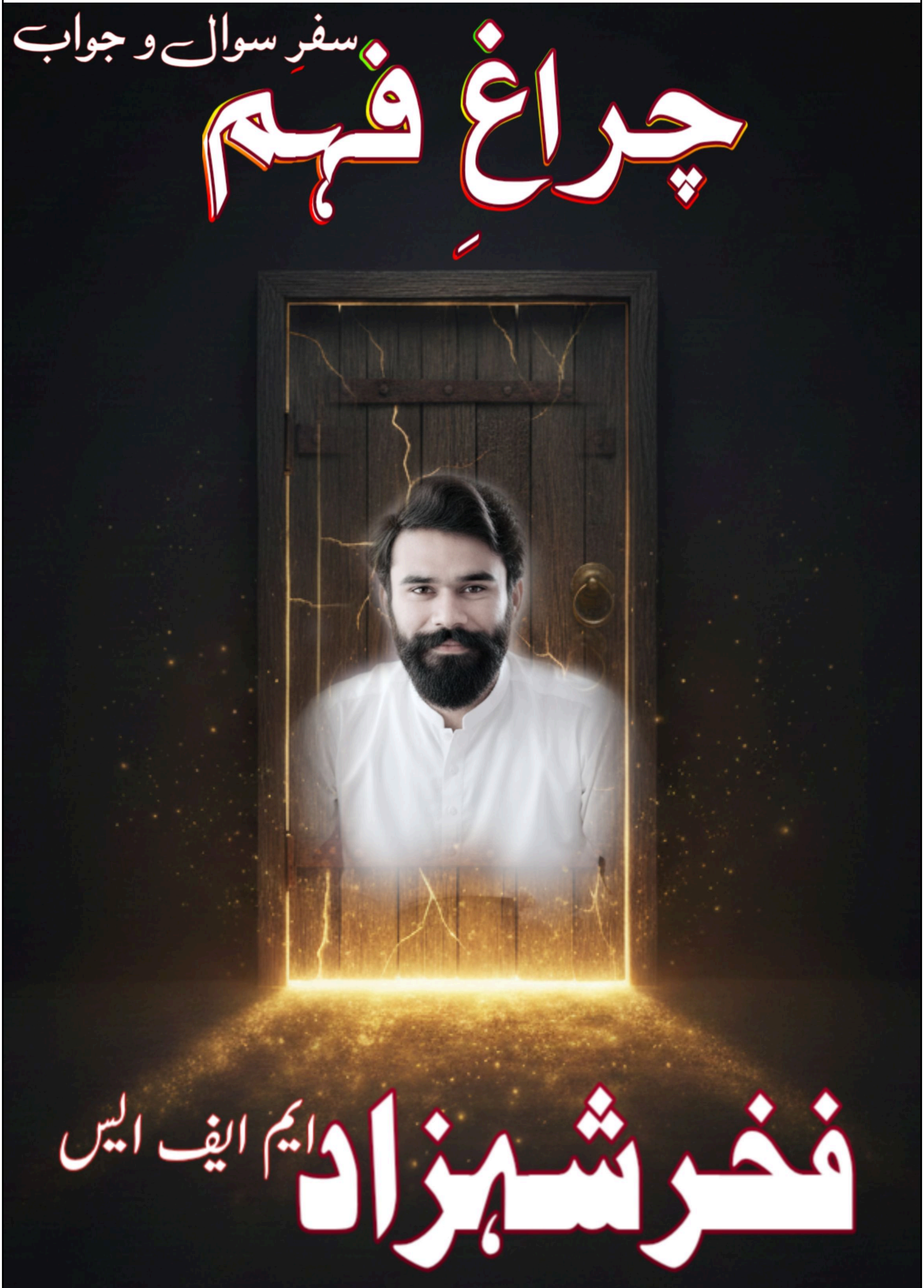

سفرِ سوال و جواب
چراغِ فہم
فخر شہزاد
ایم ایف ایس

کتاب

چراغِ فہم

سفرِ سوال ، جواب

مصنف

فخر شہزاد ایم ایف ایس

انتساب

اس چراغِ فہم کو میں اُن دلوں کے نام کرتا ہوں
جو سوال کرتے کرتے تھک گئے،
اور جوابوں کی تلاش میں جلتے رہتے ہیں۔

اُن مسافروں کے نام
جو دنیا کے شور سے ہٹ کر اپنے اندر کی آواز سننا چاہتے ہیں۔

اُن طالبینِ حق کے نام
جو خدا تک پہنچنے کے راستے کو
پیر، مزار اور رسومات میں نہیں،
بلکہ اپنے باطن کی روشنی میں تلاش کرتے ہیں۔

فخر شہزاد (MFS)

پیش لفظ

انسان کی زندگی دراصل سوالوں کا سفر ہے۔
ہر سوال کے پیچھے ایک تشنگی، ایک تلاش اور ایک بے چینی چھپی ہوتی ہے۔
صوفیاء نے اسی بے چینی کو علمِ معرفت کا دروازہ کہا ہے،
اور فرمایا ہے کہ جو سوال نہیں کرتا، وہ کوئی راستہ بھی نہیں پاتا۔
یہ کتاب چراغِ فہم
انہی سوالوں اور تلاشوں کا حاصل ہے۔
یہ نہ فقہی کتاب ہے، نہ فلسفیانہ مباحث کا مجموعہ؛
یہ وہ آواز ہے جو انسان کو اس کے اصل راستے کی طرف بلاتی ہے۔
یہ کتاب عقیدے نہیں بدلتی، دل روشن کرتی ہے۔
یہ پیر پرستی سے نکال کر خدا شناسی کی طرف لے جاتی ہے۔
یہ رسموں سے ہٹا کر روح کے قریب لا کھڑا کرتی ہے۔
میرا مقصد مذہبی بحث نہیں،
روحانی بیداری ہے۔
میں نے ان سوالوں کے جواب یوں لکھے ہیں
جیسے ایک دوست دوسرے دوست سے دل کی بات کرتا ہے—
نرمی سے، سچائی سے، اور بغیر کسی دعوے کے۔
اگر یہ کتاب کسی ایک دل کا اندھیرا بھی کم کر دے،
تو یہ میرا سب سے بڑا حاصل ہو گا۔

فخر شہزاد (MFS)

عرضِ مؤلف

یہ کتاب میری زندگی کے تجربات، مشاہدات، دکھ، خوشیاں اور بے شمار سوالوں کا خلاصہ ہے۔
میں نے کسی مکتب، کسی مسلک اور کسی گروہ کی طرف داری نہیں کی—
صرف انسان اور اُس کے رب کے درمیان تعلق کو سمجھنے کی کوشش کی ہے۔
میرا مقصد نہ کسی پیر کی نفی کرنا ہے نہ کسی مزار کی توہین،
لیکن میں نے وہ سچ ضرور کہا ہے
جو اکثر دلوں میں ہوتا ہے مگر زبان پر نہیں آتا۔
میں نے لکھا ہے کہ:
اصل مرشد انسان کا اپنا دل ہے،
اور اصل راستہ خدا کی طرف جاتا ہے،
نہ کسی شخصیت کی غلامی کی طرف۔
یہ کتاب اُن لوگوں کے لئے ہے
جو خود کو سمجھنا چاہتے ہیں،
اپنے رب سے تعلق مضبوط کرنا چاہتے ہیں،
اور دنیا کے شور سے نکل کر
اپنے باطن کی خاموشی میں جواب ڈھونڈنا چاہتے ہیں۔
اگر اس کتاب میں کوئی خوبی ہے
تو وہ اللہ کا فضل ہے۔
اور اگر کوئی کمی ہے
تو وہ میری کم علمی ہے۔

فخر شہزاد (MFS)

چراغِ فہم

فہرست

انسان برا نہیں کام برے ہوتے ہیں

سوال: کیا برے لوگوں سے بھی دوری نہیں رکھنی چاہیے؟

جواب:
دوری رکھنا کبھی کبھار ضروری ہوتی ہے، مگر نفرت دل میں رکھنا زہر ہے۔
اصل معاملہ یہ ہے کہ ہر برے شخص کا اثر ہمارے دل پر پڑتا ہے۔
اگر ہمارا ایمان، صبر اور نیت مضبوط ہے تو ہم اس کے قریب رہ کر اس کو روشنی دکھا سکتے ہیں،
لیکن اگر ہم خود کمزور ہیں تو اس کے قریب جانا ہمارے لیے خطرہ ہے۔

فخر شہزاد (MFS)

انسان برا نہیں کام برے ہوتے ہیں

بدی اور برے انسان میں فرق ہے۔
بدی ایک عادت ہے، برائی ایک کیفیت ہے،
اور انسان ایک مخلوقِ خدا ہے۔

کبھی یہ بھی سوچنا چاہیے کہ وہ برائی کس زخم سے پیدا ہوئی ہے۔
کچھ لوگ گناہ اس لیے کرتے ہیں کہ وہ خوش رہنا چاہتے ہیں،
اور کچھ اس لیے کہ وہ بہت دکھ میں ہیں۔

فخر شہزاد (MFS)

انسان برا نہیں کام برے ہوتے ہیں

ہاں!
اگر کوئی انسان اپنی برائی میں اتنا ڈوبا ہوا ہے کہ
آپ کی خیرخواہی کو بھی زہر بنا دے،
تو وہاں فاصلہ رکھنا عین حکمت ہے۔

یہ بالکل ایسے ہے جیسے مریض کا علاج ڈاکٹر کرتا ہے،
مگر ڈاکٹر بھی ماسک اور دستانے پہنتا ہے
تاکہ بیماری اسے نہ لگے۔

فخر شہزاد (MFS)

انسان برا نہیں کام برے ہوتے ہیں

لہٰذا،
نہ تو بدکار سے نفرت کرو کہ اِس کا دل پتھر ہو جائے،
اور نہ ہی اندھا دھند اس میں گھس جاؤ کہ خود بھی ڈوب جاؤ۔

پہلے اپنے اندر روشنی پیدا کرو،
پھر اندھیرے میں اتر کر چراغ جلاؤ۔

فخر شہزاد (MFS)

انسان برا نہیں کام برے ہوتے ہیں

اقوالِ حکمت:

"اندھیرے میں اترنے سے پہلے
اپنی روشنی کو مضبوط کرو،
ورنہ تم بھی گم ہو جاؤ گے۔"

"بدی سے نفرت کرو،
مگر بدکار کے لیے دعا ضرور رکھو۔"

فخر شہزاد (MFS)

آپ بیتی انسانی حقوق

سوال: کیا آج بھی لوگ دوسروں کے کام آتے ہیں؟

جواب:
جی ہاں، آج بھی لوگ دوسروں کے کام آتے ہیں۔
زمانہ بدلنے سے انسان کی ضرورتیں نہیں بدلیں۔
جیسے پہلے دو طرح کے لوگ ہوا کرتے تھے،
آج بھی ہیں۔

ایک وہ جو بے لوث خدمت کرتے ہیں
اور دوسروں کے لیے آسانیاں پیدا کرتے ہیں۔

اور دوسرے وہ جو خود کو بہت اعلیٰ سمجھتے ہیں،
لیکن حقیقت میں حقیر ثابت ہوتے ہیں
کیونکہ وہ ضرورت مند کو دھتکار دیتے ہیں۔

فخر شہزاد (MFS)

آپ بیتی انسانی حقوق

سوال: اس بات کی وضاحت کے لیے آپ کے پاس کوئی ذاتی تجربہ ہے؟

جواب:
جی ہاں، بالکل۔

اگست 2025 کی بات ہے،
میں کام کے سلسلے میں کراچی آیا ہوا تھا۔
اسی دوران میرے گھر میں بیٹے کی پیدائش متوقع تھی۔
میری مجبوری تھی کہ میں گھر نہیں پہنچ سکتا تھا۔

اس لمحے میں نے چند دوستوں سے رابطہ کیا
تاکہ وہ میری غیر موجودگی میں ذمہ داری اٹھائیں۔

فخر شہزاد (MFS)

آپ بیتی انسانی حقوق

پہلے پہل جب ایک جاننے والے کو کال کی گئی
تو اس نے بات سننے کے بجائے یہ کہنا شروع کیا کہ:
"اب یاد آیا ہے؟ پہلے تو کبھی رابطہ ہی نہیں کیا!"

یہ رویہ میرے لیے حیران کن بھی تھا
اور تکلیف دہ بھی۔

کیونکہ جب کوئی انسان مشکل میں ہو
تو اسے فلسفے سنانے کے بجائے
عملی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔

لیکن اللہ کے نظام کو دیکھیے—
جنہیں اس کام کے لیے منتخب کیا گیا تھا
وہی آگے بڑھے۔

فخر شہزاد (MFS)

آپ بیتی انسانی حقوق

چند اور دوستوں نے بلا جھجک کہا کہ:
"آپ بالکل پریشان نہ ہوں،
ایسے سمجھیں جیسے آپ خود یہاں موجود ہیں۔"

اور پھر ہوا بھی ایسا ہی۔
انہوں نے خون کا بندوبست کیا،
ٹرانسپورٹ کا انتظام کیا،
اور باقی تمام معاملات دیکھے۔

اور میں، باوجود کہ کراچی میں تھا،
اپنی بیوی کی ڈیلیوری کے سارے مراحل
انہی دوستوں کے تعاون سے پورے کر سکا۔
الحمدللہ
18 اگست 2025 کو اللہ نے مجھے بیٹے کی نعمت عطا کی۔

فخر شہزاد (MFS)

آپ بیتی انسانی حقوق

سوال: اس واقعے سے آپ نے کیا سیکھا؟

جواب:

اس سے یہ سبق ملا کہ:

ہر انسان کو خدا

کسی نہ کسی موقع پر آزما کر

دوسروں کا وسیلہ بناتا ہے۔

جب کوئی شخص آپ کے پاس مدد کے لیے آئے

تو یہ مت سوچیں:

"یہ تو میرا قریبی نہیں"

یا

"یہ تو کبھی پہلے نہیں ملا"۔

بلکہ یہ سمجھیں کہ

اللہ نے اس لمحے آپ کو چنا ہے

کہ آپ اس کا وسیلہ بنیں۔

فخر شہزاد (MFS)

آپ بیتی انسانی حقوق

مدد کرنا اصل میں کسی پر احسان نہیں
بلکہ رب کی دی ہوئی امانت کو
آگے پہنچانا ہے۔

جیسے فقیر کے در پر آنے پر ہم سمجھتے ہیں
کہ وہ ہمارا محتاج ہے—
حقیقت میں وہ ہمارے ہاتھ سے
اللہ کا رزق لے رہا ہوتا ہے۔

اسی لیے اگر ہم مدد نہیں کرتے
تو ہم اللہ کے حکم کے خلاف جاتے ہیں۔

اور اگر ہم مدد کر دیتے ہیں
تو ہم فرشتہ صفت انسان بن جاتے ہیں۔

فخر شہزاد (MFS)

آپ بیتی انسانی حقوق

سوال: تو آپ کے خیال میں آج کے زمانے میں فرشتہ کون ہوتا ہے؟

جواب:
میرے نزدیک فرشتہ وہی ہوتا ہے
جو مشکل گھڑی میں کسی کی بے لوث مدد کرتا ہے۔

اللہ ہر انسان کو موقع دیتا ہے
کہ وہ کسی اور کے کام آئے۔
مگر نصیب والوں کو یہ سعادت ملتی ہے
کہ وہ خدا کے منتخب کردہ وقت پر
وسیلا بن جائیں۔

فخر شہزاد (MFS)

آپ بیتی انسانی حقوق

نتیجہ:
دنیا میں دو طرح کے لوگ ہیں:

وہ جو خدا کی امانت کو امانت سمجھ کر آگے بڑھاتے ہیں اور فرشتہ صفت انسان کہلاتے ہیں۔
اور وہ جو خود کو بڑا سمجھ کر دوسروں کو دھتکار دیتے ہیں اور اپنی آزمائش میں
ناکام ہو جاتے ہیں۔
لہٰذا جب کوئی شخص آپ کے پاس مدد کے لیے آئے تو یہ نہ دیکھیں کہ وہ آپ کا
کتنا قریبی ہے۔
بس یہ سمجھیں کہ خدا نے اسی لمحے کے لیے آپ کو چن لیا ہے۔

کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
"اللہ اس بندے کی مدد کرتا ہے
جو اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے۔"

فخر شہزاد (MFS)

انسان فطری طور پر کم ظرف ہے

سوال:
انسان کو اچھے لوگوں کے ساتھ برائی کرنے کی عادت کیوں ہے؟
اور انسان کو خدا تک پہنچنے کے لیے کیا قربانیاں دینی پڑتی ہیں؟

جواب:
خدا کی تمام تخلیق کردہ مخلوقات میں سے
انسان سب سے زیادہ کم ظرف ہے۔
یہ کبھی بھی مکمل طور پر اچھا ثابت نہیں ہوا،
اور جو چند اچھے ہوئے،
وہ آج خدا کے حضور اعلیٰ مرتبوں پر موجود ہیں۔

انسان کی فطرت عجیب ہے:
جس نے اسے بنایا ہے،
وہی اس سے نہیں ڈرتا۔
اس کے ساتھ بھی دغا کرنے سے باز نہیں آتا۔

فخر شہزاد (MFS)

انسان فطری طور پر کم ظرف ہے

کم ظرفی کا اندازہ یوں لگائیں کہ:
آپ کسی پر جتنی شفقت کریں گے،
وہ آپ کو اتنا ہی رسوا کرے گا۔

اور آپ جتنی سختی کریں گے،
وہ اتنا ہی آپ کی عزت کرے گا۔

ظلم سے ملنے والی عزت
اصل میں عزت نہیں ہوتی بلکہ خوف ہوتا ہے۔
لیکن انسان کو خدا کا خوف نہیں،
صرف انسان کا خوف ہے۔

یہ اچھے انسان کو برا بنانے پر مجبور کر دیتی ہے،
اور برے سے ہمیشہ ڈرتی ہے۔

فخر شہزاد (MFS)

انسان فطری طور پر کم ظرف ہے

برا اور ظالم تو اپنے انجام تک پہنچے گا ہی،
لیکن جو لوگ اچھے کو برا بنانے میں کردار ادا کرتے ہیں،
وہ بھی شریکِ ظلم ہوں گے۔

انسان اپنے ساتھ بھی مخلص نہیں ہے۔
یہ خوفِ خدا سے خالی ہو چکا ہے۔
یہ خود اچھے انسان کو
ناقدری، طعنے اور تکلیف کے ذریعے
اندھیری طرف دھکیل دیتا ہے۔

پھر ساری زندگی اسی ظالم کے پیچھے چلتا رہتا ہے
جو اسے دبا کر رکھتا ہے۔

فخر شہزاد (MFS)

چراغِ فہم

انسان فطری طور پر کم ظرف ہے

میرے خیال کے مطابق:
اگر آپ خدا کے حضور ثابت قدم رہنا چاہتے ہیں
تو آپ کو "اندھا، گونگا، بہرا" بننا ہوگا—
یعنی لوگوں کی باتوں، رویوں اور
تنقید سے اپنے دل کو بے نیاز کرنا ہوگا۔

اور ساتھ ساتھ "بھوکا اور پیاسا" بھی—
یعنی مال و زر، دنیا، فوائد،
اور خواہشات کی فکر چھوڑنی ہوگی۔
جب تک دنیا کی محبت باقی ہے،
خدا کی محبت دل میں جگہ نہیں پکڑتی۔

فخر شہزاد (MFS)

انسان فطری طور پر کم ظرف ہے

اسی لیے اللہ کے محبوب اولیاء کرام
اکثر ویرانوں، جنگلات اور خلوتوں کا انتخاب کرتے تھے۔
وہ دنیا کے شور سے دور ہو کر
اپنے دل کو خدا کی طرف موڑتے تھے۔

کیونکہ روحانی قربانی یہی ہے کہ
انسان دنیا کے ہنگاموں سے ہٹ کر
اپنے رب کے لیے جگہ بنائے۔

جو شخص دنیا کی خواہشات چھوڑ دیتا ہے،
وہی خدا کا ہو جاتا ہے۔
اور جو خدا کا ہو جائے——
دنیا خود اُس کے پیچھے چلنے لگتی ہے۔

فخر شہزاد (MFS)

انسان کی اصل جنگ کونسی ہے

سوال: انسان کی اصل جنگ کون سی ہے؟ وہ کون سا باطنی دشمن ہے جس سے بچ کر ہی خدا کا قرب نصیب ہوتا ہے؟

جواب:
انسان کی زندگی میں سب سے بڑی جنگ وہ نہیں جو زمانہ اس کے خلاف لڑتا ہے، بلکہ وہ ہے جو انسان اپنے ہی اندر کے دشمن سے لڑتا ہے۔ صوفیاء کرام نے اس جنگ کو مجاہدۂ نفس کہا ہے۔
نفس وہ باطنی قوت ہے جو انسان کو خواہشات، غصے، انا، حسد اور خودغرضی کے اندھیروں کی طرف کھینچتی ہے۔
یہی وہ دشمن ہے جسے پہچان لینا انسان کی اصل بصیرت ہے۔

فخر شہزاد (MFS)

انسان کی اصل جنگ کونسی ہے

نفس کا مجاہدہ انسان کو دو راستوں کے درمیان کھڑا کرتا ہے:
ایک راستہ خواہشات کی غلامی کا، جو انسان کو اندر سے توڑ دیتا ہے؛
دوسرا راستہ خدا کی رضا اور باطنی پاکیزگی کا، جو انسان کو نور میں بدل دیتا ہے۔

صوفی کہتا ہے کہ دشمن باہر نہیں، دشمن وہ ہے جو انسان کے اندر بیٹھ کر اسے رب سے دور کرتا ہے۔
یہ جنگ خاموش ہوتی ہے، مگر سب سے سخت ہوتی ہے۔

فخر شہزاد (MFS)

انسان کی اصل جنگ کونسی ہے

نفس سے لڑائی تلواروں کی جنگ نہیں، بلکہ مسلسل اور پوشیدہ جدوجہد ہے۔
کبھی یہ جدوجہد زبان پر قابو رکھنے میں ظاہر ہوتی ہے،
کبھی غصہ برداشت کرنے میں،
اور کبھی کسی کی خطا معاف کرنے میں۔

صوفیاء کہتے ہیں کہ جس نے اپنے اندر کی آگ بجھا لی، وہی حقیقی طور پر زندہ دل ہے۔
دل کی پاکیزگی ظاہر کے مقابلے میں کہیں زیادہ اہم ہے۔

فخر شہزاد (MFS)

انسان کی اصل جنگ کونسی ہے

جب انسان اپنے نفس کو قابو کرتا ہے تو اس کے دل کا
دروازہ کھلنے لگتا ہے۔
اندر ایک ایسا نور بیدار ہوتا ہے جو صبر، سکون، حوصلے اور
محبت کے رنگ بکھیرتا ہے۔
یہ نور انسان کو آہستہ آہستہ خدا کے قرب تک پہنچاتا ہے۔

دل کا صاف ہونا ایسے ہے جیسے آئینہ پونچھا جائے—
جب دھبّے مٹ جائیں تو عکس صاف نظر آنے لگتا ہے۔
اسی طرح جب دل پاک ہو جاتا ہے تو رب کا قرب نصیب
ہوتا ہے۔

فخر شہزاد (MFS)

انسان کی اصل جنگ کونسی ہے

صوفی کا ہر لمحہ اپنے باطن کی نگرانی میں گزرتا ہے۔
وہ جانتا ہے کہ اصل عبادت یہی ہے کہ انسان اپنے اندر کے اندھیروں کو شکست دے۔
یہ وہ جنگ ہے جس کا سپاہی کبھی تھکتا نہیں،
کیونکہ اسے معلوم ہے کہ اس جدوجہد کا صلہ دنیا کے سکونوں سے بڑھ کر ہے۔

فخر شہزاد (MFS)

انسان کی اصل جنگ کونسی ہے

آخر میں حقیقت یہی سامنے آتی ہے کہ نفس پر قابو پانا ہی انسان کی اصل کامیابی ہے۔
جو اپنے آپ پر جیت گیا، وہ دنیا کی ہر جنگ جیت سکتا ہے۔
یہ سفر مشکل ضرور ہے،
مگر اس کا انعام وہ اطمینان ہے جو دنیا کی کسی چیز میں نہیں ملتا۔

یہی تصوف کا دل ہے:
اپنے آپ کو پہچانو،
اپنے آپ پر غالب آؤ،
پھر رب خود تمہارے دل میں اتر آئے گا۔

فخر شہزاد (MFS)

صوفی اور مزاروں سے ملتا

سوال: صوفیوں اور اولیائے کرام کی بارگاہ سے انسان کو کون سی تعلیمات حاصل کرنی چاہئیں، اور مزاروں پر حاضری کے وقت خدا سے کون سی ہدایت طلب کرنی چاہیے؟

جواب:
صوفیاء ہمیشہ انسان کے دل کو جگانے آئے ہیں۔ ان کی تعلیمات میں نہ سختی ہے، نہ نفرت، نہ انا—
بلکہ محبت، امن اور برداشت کا وہ نور ہے جو انسان کے باطن کے اندھیروں کو مٹا دیتا ہے۔
صوفیاء کے نزدیک خدا تک جانے والا راستہ دل سے گزرتا ہے، اور دل اسی وقت پاک ہوتا ہے جب اس میں محبت زیادہ ہو اور نفرت کم۔

فخر شہزاد (MFS)

صوفی اور مزاروں سے ملتا

صوفی طریق کا پہلا سبق محبت ہے۔
یہ محبت صرف انسان سے نہیں، بلکہ خدا کی ہر مخلوق سے ہوتی ہے۔
صوفی کہتا ہے کہ جس دل میں محبت نہیں، اس میں خدا نہیں۔
وہ ہر انسان کو عزت دیتا ہے کیونکہ اس کی نظر میں ہر روح خدا کی طرف سے عطا کی ہوئی امانت ہے۔
اسی لیے صوفیاء فرماتے ہیں:
''محبت وہ دریا ہے جس کی گہرائی سے کوئی نہیں ڈرتا۔''

فخر شہزاد (MFS)

صوفی اور مزاروں سے ملتا

محبت کے بعد صوفی دوسری تعلیم امن دیتا ہے۔
امن صرف دنیا میں سکون کا نام نہیں، بلکہ باطن کی جنگ کو ختم کرنے کا نام ہے۔
جب انسان اپنی کمزوریوں کو پہچان لیتا ہے، اپنے دل کا بوجھ اتار دیتا ہے،
اور اپنے آپ سے راضی ہو جاتا ہے—
تب اس کا دل دوسروں کو بھی امن دینے کے قابل ہوتا ہے۔

صوفیوں نے کبھی تلوار سے نہیں جیتا،
بلکہ کردار کی خوشبو سے دلوں کو فتح کیا۔

فخر شہزاد (MFS)

صوفی اور مزاروں سے ملتا

صوفیانہ راستے کی تیسری بنیاد برداشت ہے۔
برداشت انسان کو بڑا بناتی ہے۔
یہ وہ صفت ہے جو انسان کو کڑوی بات سننے کی ہمت دیتی ہے،
اور دوسروں کی غلطیوں پر پردہ ڈالنے کا ظرف عطا کرتی ہے۔

صوفی کہتا ہے:
"اگر چاہتے ہو کہ خدا تمہیں برداشت کرے،
تو پہلے تم خدا کی مخلوق کو برداشت کرنا سیکھو۔"

برداشت صرف صبر نہیں،
بلکہ معاف کر دینے، نظر انداز کر دینے اور دل کا سکون برقرار رکھنے کا نام ہے۔

فخر شہزاد (MFS)

صوفی اور مزاروں سے ملتا

صوفیاء کی یہ تین تعلیمات—
محبت، امن اور برداشت—
انسان کو خدا کے قریب لے جاتی ہیں۔

جو انسان اس راستے پر چلتا ہے،
وہ نہ نفرت کرتا ہے، نہ ظلم، نہ حسد۔
اس کے اندر ایک ایسی روشنی پیدا ہو جاتی ہے جو دوسروں کے دلوں کو بھی روشن کرتی ہے۔

آج کی بے سکون دنیا میں صوفیانہ تعلیمات وہ چراغ ہیں جو انسانیت کو دوبارہ محبت کی طرف لا سکتے ہیں۔

فخر شہزاد (MFS)

صوفی اور مزاروں سے ملتا

آخرکار صوفیانہ پیغام سادہ مگر عظیم ہے:

"دل کو پاک کرو،
محبت بانٹو،
امن پھیلاؤ،
اور برداشت کو اپنا زیور بنا لو—
کیونکہ یہی خدا تک جانے کا راستہ ہے۔"

مزار پر حاضری کے وقت بندہ یہی ہدایت طلب کرتا ہے کہ
اس کا دل نرم ہو، نظر پاک ہو،
راہ سیدھی ہو، اور زندگی میں محبت، امن اور برداشت بڑھتی
رہے۔

فخر شہزاد (MFS)

چراغِ فہم

اصل منزل خدا

سوال: ہماری روحانی زندگی میں عرس، میلاد، پیر، مرشد، خانقاہ، اور مذہبی رسوم اتنی کثرت سے موجود ہیں...
لیکن اس سب کے باوجود دل کا نور، فکر کی پختگی، اور اللہ سے قرب ہمیں کیوں نہیں ملتا؟

جواب:
ہم دین میں پیدا ضرور ہوئے،
مگر دین کا فہم ہم نے کبھی اختیار نہیں کیا۔
ہم نے مذہب کو چند رسمی مظاہروں تک محدود کر دیا
اور اس کا مرکز — اللہ اور رسول ﷺ — نگاہوں سے اوجھل کر دیا۔
عرس اور میلاد اپنی اصل میں نور کے دروازے ہیں،
ذکر اور درود روح کی غذا ہیں،
مگر جب اعمال رسم بن جائیں اور مقصد کھو جائے
تو روحانیت نہیں رہتی، تماشا بن جاتی ہے۔

فخر شہزاد (MFS)

اصل منزل خدا

نبی کریم ﷺ نے اپنی تعریف کی محفلیں نہیں رکھیں،
اولیاء کرام نے اپنے نام پر چندہ جمع نہیں کیا۔
انہوں نے لوگوں کو اپنے وجود کی طرف نہیں،
بلکہ خدا کے دروازے کی طرف بلایا۔

ہماری کمزوری یہ ہے کہ ہم نے
مشکلات کا حل پیر کے ہاتھ میں سمجھ لیا،
تحفظ کا ذریعہ تعویذ کو بنا لیا،
اور نجات کا راستہ ہجومِ محفلوں میں تلاش کیا۔

حالانکہ روحانیت کی اصل یہ ہے کہ:
پیر راستہ دکھاتا ہے، منزل نہیں بنتا۔
مرشد رہنمائی کرتا ہے، نجات خدا دیتا ہے۔
میلاد نعت نہیں، سیرت کو اپنانے کا نام ہے۔
عرس قوالی نہیں، نفس کا مجاہدہ ہے۔

فخر شہزاد (MFS)

اصل منزل خدا

نو ماہ ماں کے پیٹ میں بچہ بغیر تعویذ کے اللہ کے سہارے رہا،
پیدا ہوتے ہی ہم اسے پیر کے دروازے سونپ دیتے ہیں۔
یہ عقیدت نہیں — یہ عدمِ فہم ہے۔

ہم نے عقیدت کو تحقیق پر غالب کر دیا،
اور محبت کو حکمت سے جدا کر دیا۔

روحانیت کیا ہے؟
وہ دروازہ جو اندر کھلتا ہے۔
وہ روشنی جو دل میں اترتی ہے۔
وہ تربیت جو اخلاق بدلتی ہے۔
وہ تعلق جو خالق سے جوڑتا ہے۔

سچا شیخ وہ ہے جو مرید کو اپنی ذات کے گرد نہیں گھماتا،
بلکہ نبی کریم ﷺ کے نقشِ قدم تک پہنچا دیتا ہے۔

فخر شہزاد (MFS)

اصل منزل خدا

آج کا المیہ:
ہم نے خانقاہیں تو بنا لیں،
مگر دلوں کے دروازے نہیں کھولے۔

ہم نے محفلیں سجائیں،
مگر کردار خالی رہ گیا۔

ہم نے نعرے بلند کیے،
مگر اللہ کا نام کہیں کھو گیا۔

ہماری محفلیں تو روشن ہیں،
مگر ہمارے گھر، ہمارے دل، ہمارے اعمال...
ان میں روشنی نہیں۔

فخر شہزاد (MFS)

اصل منزل خدا

یتیم کی بھوک،
مزدور کی پیاس،
بیٹی کی دعا،
بیمار کی فریاد—
یہ سب روحانی امتحان ہیں
جو ہم بھول گئے ہیں۔

نتیجہ:
روحانیت رسومات سے نہیں، اصلاحِ نفس سے شروع ہوتی ہے۔
پیر سے نہیں، فکر سے سفر آگے بڑھتا ہے۔
قوالی سے نہیں، سیرتِ محمد ﷺ سے دل روشن ہوتا ہے۔
ہجوم سے نہیں، تنہائی میں اللہ سے مکالمہ دل بدلتا ہے۔

اصل منزل خدا ہے —
اور اصل راستہ وہ ہے جو نبی ﷺ نے دکھایا ہے۔

فخر شہزاد (MFS)

اصل منزل خدا

دعا:

اے اللہ...
ہمیں اپنی پہچان عطا کر،
اور اپنی طرف لوٹنے والے راستے آسان فرما۔

ہمیں نام کے نہیں، عمل کے مسلمان بنا۔
ہمیں پیر کے ہجوم سے نکال کر
تیرے در کے سکون تک پہنچا دے۔

فخر شہزاد (MFS)

اختتامیہ شکریہ

الحمدللہ! اس کتاب کے تمام ابواب مکمل ہوئے تو دل نے ایک بار پھر یہ گواہی دی کہ ہر کام کی اصل توفیق اور ہر قلم کی روشنی خدا کی طرف سے ہوتی ہے۔ انسان تو محض ایک وسیلہ ہے—جو جتنا خالص ہوتا ہے، اتنا ہی نور اس کے الفاظ میں اُتر آتا ہے۔

میں اس کتاب کے قارئین کا دل کی گہرائی سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میرے احساسات، تجربات، اور روحانی مشاہدات کو محبت اور توجہ سے پڑھا۔

اگر ان صفحات میں کہیں دل کو سکون ملا، کہیں کوئی سوال کھلا، کہیں روح کو روشنی محسوس ہوئی—تو یہ سب اللہ کا کرم ہے، میں کچھ نہیں۔

میرا شکریہ ان تمام لوگوں کے لیے بھی ہے
جو زندگی کے سفر میں میرے لیے دعا بنے،
سہارا بنے،
وسیلہ بنے،
اور کبھی لفظوں کے پیچھے چھپی میری تھکن کو بھی سمجھتے رہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ اس کتاب کو میرے لیے بھی صدقۂ جاریہ بنائے
اور ہر اس دل تک پہنچائے جہاں ایک راستہ کھلنا باقی ہے۔
اللہ ہم سب کو اپنی پہچان عطا کرے،
اور اپنے قرب کی سچی طلب دلوں میں پیدا فرمائے۔

آخر میں...
خدا کا شکر، رسولِ پاک ﷺ کا احسان،
اور والدین، استاد کو سلام!

فخر شہزاد (MFS)

چراغِ فہم

پبلش تاریخ

27 نومبر 2025 بروز جمعرات

ٹائم صبح 5 بجکر 22 منٹ

کوئی سوال ہو تو رابطہ کرسکتے ہیں شکریہ

03047680862

فخر شہزاد (MFS)